حضرت زینبؓ بنتِ رسول اللہؐ

زینب نام تھا۔ رحمتِ عالم ﷺ کی سب سے بڑی صاحب زادی تھیں۔ والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ تھیں۔ حضرت زینبؓ بعثتِ نبوی سے دس برس پہلے مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں۔ حضورؐ کی عمر اس وقت تیس برس کی تھی۔

حضرت زینبؓ کی شادی کم سنی میں (بعثتِ نبوی سے قبل) ان کے خالہ زاد بھائی ابوالعاصؓ (لقیط بن ربیع) سے ہوگئی۔

جب رسولِ کریمؐ منصبِ رسالت پر فائز ہوئے تو حضرت زینبؓ فوراً ایمان لے آئیں۔

بعثتِ نبوی کے بعد کفارِ مکہ نے سرورِ کائناتؐ اور دعوتِ حق پر لبیک کہنے والوں پر بے پناہ مظالم ڈھانے شروع کر دیے۔ رسولِ کریم ﷺ کی دو صاحب زادیاں حضرت رقیہؓ اور حضرت امّ کلثومؓ ابولہب کے دو بیٹوں کے نکاح میں تھیں۔ تاہم رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ ان دونوں نے اپنے باپ کے کہنے پر دونوں صاحب زادیوں کو طلاق دے دی۔ ابوالعاص کو بھی کفار نے بہت اکسایا کہ وہ حضرت زینبؓ کو طلاق دے دیں لیکن انھوں نے صاف انکار کر دیا اور حضرت زینبؓ سے نہایت اچھا سلوک کرتے رہے۔ رسولِ کریمؐ نے ابوالعاصؓ کے اس طرزِ عمل کی ہمیشہ تعریف کی۔ باوجود اتنی شرافت اور نیک نفسی کے ابوالعاصؓ نے اپنا آبائی مذہب ترک نہ کیا حتیٰ کہ رسولِ کریمؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے۔ حضرت زینبؓ ان دنوں اپنے سسرال میں تھیں۔

(۲)

رمضان المبارک ۲ھ میں حق اور باطل کے درمیان پہلا معرکہ بدر کے میدان میں ہوا اس میں حق غالب رہا اور قریشِ مکہ کے بہت سے آدمی مسلمانوں کے ہاتھ گرفتار ہو گئے۔ ان میں

CamScanner

حضرت ابوالعاصؓ بھی تھے۔ انھیں ایک انصاری حضرت عبداللہ بن جبیرؓ نے اسیر کیا۔ اہلِ مکہ نے جب یہ خبر سنی تو قیدیوں کے قرابت داروں نے رسولِ کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے عزیزوں کی رہائی کے لیے زرِ فدیہ بھیجا۔ حضرت زینبؓ نے بھی مکہ سے اپنے دیور عمرو بن ربیع کے ہاتھ یمنی عقیق کا ایک ہار اپنے شوہر کی رہائی کے لیے بھیجا۔ یہ ہار حضرت زینبؓ کو ان کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے شادی کے وقت جہیز میں دیا تھا۔ جب سرورِ کائناتؐ کی خدمت میں یہ ہار پیش کیا گیا تو حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ یاد آ گئیں اور آپؐ آبدیدہ ہو گئے۔

حضورؐ نے صحابہ کرامؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''اگر مناسب سمجھو تو یہ ہار زینبؓ کو واپس بھیج دو۔ یہ اس کی ماں کی نشانی ہے۔ ابوالعاصؓ کا فدیہ صرف یہ ہے کہ وہ مکہ جا کر حضرت زینبؓ کو فوراً مدینہ بھیج دیں۔'' تمام صحابہؓ نے ارشادِ نبویؐ کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ حضرت ابوالعاصؓ نے بھی یہ شرط قبول کر لی اور رہا ہو کر مکہ پہنچے۔ رسولِ کریمؐ نے ان کے ہم راہ حضرت زید بن حارثہؓ کو بھیجا کہ وہ بطن یاجج کے مقام پر ٹھہر کر انتظار کریں۔ جب زینبؓ مکہ سے وہاں پہنچیں تو انھیں ساتھ لے کر مدینہ آ جائیں۔ حضرت ابوالعاصؓ نے وعدہ کے مطابق اپنے چھوٹے بھائی کنانہ کے ہم راہ حضرت زینبؓ کو مکہ سے مدینہ کی جانب روانہ کر دیا۔ کفارِ مکہ کو جب یہ خبر پہنچی کہ سرورِ کائناتؐ کی بیٹی مدینہ جا رہی ہے تو انھوں نے کنانہ بن ربیع اور حضرت زینبؓ کا تعاقب کیا اور مقام ''ذی طویٰ'' میں انھیں جا گھیرا۔ حضرت زینبؓ اونٹ پر سوار تھیں۔ کفار کی جماعت میں سے ہبار بن اسود نے حضرت زینبؓ کو اپنے نیزہ سے زمین پر گرا دیا۔ (یا اونٹ کا منہ پھیرنے کے لیے اپنا نیزہ گھمایا اور حضرت زینبؓ گر پڑیں) وہ حاملہ تھیں۔ سخت چوٹ آئی اور حمل ساقط ہو گیا۔ کنانہ بن ربیع غضب ناک ہو گئے۔ اپنے تیر نکالے اور انھیں ترکش پر چڑھا کر للکارے کہ خبردار اب تم میں سے کوئی آگے بڑھا تو اسے چھلنی کر دوں گا۔ کفار رک گئے۔ ابوسفیان بھی ان میں شامل تھے۔ انھوں نے کہا۔ بھتیجے اپنے تیر روک لو میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔'' کنانہ نے پوچھا، کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟ ابوسفیان نے ان کے کان میں کہا۔ ''محمدؐ کے ہاتھوں ہمیں جس رسوائی اور ذلت کا سامنا کرنا پڑا ہے تم اس سے بہ خوبی آگاہ ہو۔ اگر تم اس کی بیٹی کو اس طرح کھلم کھلا ہمارے سامنے لے جاؤ گے تو ہماری بڑی سبکی ہو گی۔ بہتر یہ ہے کہ تم اس وقت زینبؓ کے ہم راہ مکہ واپس لوٹ چلو اور پھر کسی وقت خفیہ طور پر زینبؓ کو لے جانا۔'' کنانہ نے یہ بات مان لی اور حضرت زینبؓ کو

CamScanner

لے کر مکہ واپس آ گئے۔ چند دن بعد وہ رات کے وقت چپکے سے حضرت زینبؓ کو ہم راہ لے کر بطن یاجج پہنچے اور انھیں حضرت زید بن حارثہؓ کے سپرد کر کے مکہ واپس چلے گئے۔ حضرت زیدؓ حضرت زینبؓ کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ پہنچے۔

(۳)

حضرت ابو العاصؓ کو حضرت زینبؓ سے بہت محبت تھی۔ حضرت زینبؓ کے چلے جانے کے بعد وہ بہت بے چین رہنے لگے۔ ایک دفعہ جب وہ شام کی طرف سفر کر رہے تھے تو پُر درد آواز میں یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

ذکرت زینب کما ورکت ارما — فقلت سقیاً لشخص یسکن الحرما

جب میں ارم کے مقام سے گزرا تو زینب کو یاد کیا — اور کہا کہ خدا اس شخص کو شاداب رکھے جو حرم میں مقیم ہے

بنت الامین جزاھا اللّٰہ صالحہ — وکل بعلٍ یثنی ما الّذی علما

امین کی لڑکی کو خدا جزائے خیر دے — اور ہر خاوند اسی بات کی تعریف کرتا ہے جس کو وہ خوب جانتا ہے

حضرت ابو العاصؓ بڑے شریف النفس اور دیانت دار آدمی تھے۔ لوگ ان کے پاس اپنی امانتیں رکھتے، وہ نہایت دیانت کے ساتھ ان کی حفاظت کرتے اور مالکوں کے طلب کرنے پر فوراً واپس کر دیتے تھے۔ مکے میں ان کی اس قدر ساکھ تھی کہ لوگ اپنا مالِ تجارت انھیں دے کر فروخت کے لیے دوسرے ملکوں میں بھیجا کرتے تھے۔ ۶ھ میں ابو العاصؓ ایک تجارتی قافلے کے ہم راہ شام جا رہے تھے کہ عیص کے مقام پر مجاہدینِ اسلام نے قریش کے قافلے پر چھاپہ مارا اور تمام مال و اسباب پر قبضہ کر لیا۔ حضرت ابو العاصؓ بھاگ کر مدینہ چلے گئے اور دوسرے مشرکین کو مسلمانوں نے گرفتار کر لیا۔ حضرت ابو العاصؓ نے مدینہ پہنچ کر حضرت زینبؓ کی پناہ لی۔ انھوں نے رسولِ کریمؐ سے سفارش کی کہ ابو العاصؓ کا مال انھیں واپس کر دیا جائے چوں کہ ابو العاصؓ نے مکہ میں حضرت زینبؓ کے ساتھ اچھا سلوک کیا تھا۔ اس لیے حضورؐ ان کا لحاظ کرتے تھے۔ صحابہؓ سے فرمایا: ''اگر تم ابو العاصؓ کا مال واپس کر دو گے تو میں ممنونِ احسان ہوں گا۔''

صحابہ کرامؓ کو تو ہر وقت خوش نودیِ رسولؐ مطلوب تھی۔ فوراً تمام مال و اسباب حضرت ابو العاصؓ کو واپس کر دیا۔ وہ تمام مال و متاع لے کر مکہ پہنچے اور تمام لوگوں کی امانتیں واپس کر دیں۔

CamScanner

پھر اہلِ مکہ سے مخاطب ہو کر کہا۔ ''اے اہلِ قریش اب میرے ذمے کسی کی کوئی امانت تو نہیں ہے؟''

تمام اہلِ مکہ نے یک زبان ہو کر کہا۔ ''بالکل نہیں، خدا تمھیں جزائے خیر دے تم ایک نیک نہاد اور باوفا شخص ہو۔''

حضرت ابوالعاصؓ نے کہا۔ ''تو سن لو کہ میں مسلمان ہوتا ہوں۔ خدا کی قسم اسلام قبول کرنے میں مجھے صرف یہ امر مانع تھا کہ تم لوگ مجھے خائن نہ سمجھو۔''

یہ کہہ کر کلمۂ شہادت پڑھا اور اس کے بعد ہجرت کر کے مدینہ منوّرہ تشریف لے آئے۔ یہ محرم ۷ ہجری کا واقعہ ہے۔

(۴)

چوں کہ حضرت زینبؓ اور حضرت ابوالعاصؓ میں شرک کی وجہ سے تفریق ہو گئی تھی۔ اس لیے جب ابوالعاصؓ مشرّف بہ اسلام ہو کر مدینہ پہنچے تو حضورؐ نے حضرت زینبؓ کو پہلے حق مہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کر کے حضرت ابوالعاصؓ کے گھر بھجوا دیا۔

حضرت زینبؓ اس واقعے کے بعد زیادہ عرصہ زندہ نہ رہیں اور ۸ ہجری میں خالقِ حقیقی کے حضور پہنچ گئیں۔ اس کا سبب اسقاطِ حمل کی تکلیف تھی، جو پہلی دفعہ مکہ سے آتے ہوئے ذی طویٰ کے مقام پر ہوا۔

حضرت امِ ایمنؓ، حضرت سودہؓ اور حضرت امِ سلمہؓ نے رسول کریم ﷺ کی ہدایات کے مطابق میت کو غسل دیا۔ جب غسل سے فارغ ہوئیں تو حضورؐ کو اطلاع دی۔ آپؐ نے اپنا تہہ بند عنایت فرمایا اور ہدایت کی کہ اسے کفن کے اندر پہنا دو۔

صحیح بخاری میں مشہور صحابیہ حضرت امِ عطیہؓ سے روایت ہے کہ میں بھی زینبؓ بنتِ رسول اللہؐ کے غسل میں شریک تھی۔ غسل کا طریقہ حضورؐ خود بتلاتے جاتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا پہلے ہر عضو کو تین بار یا پانچ بار غسل دو اور اس کے بعد کافور لگاؤ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے حضرت امِ عطیہؓ سے فرمایا:

> ''اے امِ عطیہ میری بیٹی کو اچھی طرح کفن میں لپیٹنا اس کے بالوں کی تین چوٹیاں بنانا اور اسے بہترین خوش بوؤں سے معطّر کرنا۔''

CamScanner

نمازِ جنازہ رسولِ مقبولؐ نے خود پڑھائی اور حضرت ابوالعاصؓ نے قبر میں اتارا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ خود بھی قبر میں اترے۔

جس دن حضرت زینبؓ نے وفات پائی حضورؐ بے حد مغموم تھے۔ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آپؐ فرما رہے تھے:

''زینبؓ میری سب سے اچھی لڑکی تھی جو میری محبت میں ستائی گئی۔''

حضرت زینبؓ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا علیؓ اور ایک لڑکی امامہؓ چھوڑی۔ ایک روایت کے مطابق فتح مکہ کے موقعے پر علی بن ابوالعاصؓ رسولِ کریم ﷺ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے۔ ایک اور روایت کے مطابق انھوں نے جنگ یرموک میں شہادت پائی اور ایک تیسری روایت کے مطابق وہ سنِ بلوغ کو پہنچنے سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔

تھوڑے عرصے بعد حضرت ابوالعاصؓ نے بھی وفات پائی۔ وفات سے پیشتر انھوں نے اپنی لڑکی امامہؓ کو حضرت زبیر بن عوامؓ (اپنے ماموں زاد بھائی) کی سرپرستی میں دے دیا۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی وفات کے بعد حضرت امامہؓ حضرت زبیرؓ کے ایماء پر حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کے عقدِ نکاح میں آئیں۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا